{3} **دینِ اسلام کی پختگی:** اللہ رب العزت، نے مذکورہ آیت میں دین اسلام کے بعض اہم احکامات بیان فرما کر اسے ﴿اَلدِّیْنُ الْقَیِّمُ﴾ ''پختہ وسیدھا دین'' قرار دیا۔ پورا اور مکمل دین اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر شدہ ہے، پس اس میں کسی بھی اچھے برے یا چھوٹے بڑے تاریخی واقعے کی بنیاد پر پیوند کاری نہیں کی جاسکتی۔

دین قیم، دین حق، دین اسلام آخری وافضل ترین پیغمبر محمد مصطفیٰ صلى الله عليه وآله وسلم کی حیات مبارکہ کے چالیس سال پورے ہونے کے بعد آسمان سے نازل ہونے لگا اور تیئیس سال کے عرصے میں آپ ﷺ ہی پر دین کے احکام مکمل ہوئے، نعمت الٰہی پوری ہوئی اور رضائے الٰہی کا حصول اسی کی پیروی پر منحصر ہوا۔ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة:۳]

دین اسلام کی تکمیل کے اہم تقاضے یہ ہیں:

{1} کامل ومکمل دین اسلام پر ثابت قدم وکار بند رہنا اور کسی دوسرے دین کی طرف بالکل التفات نہ کرنا۔

{2} تکمیل دین کے بعد رونما ہونے والے کسی بھی واقعے سے متعلق کسی قسم کی خوشی یا غمی کی تقریب دین میں شامل نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ صاحب رسالت ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں پیش آمدہ کسی بھی خوشی کی سالگرہ یا کسی غمی کی برسی نہیں منائی۔ اور ارشاد فرمایا: ''من أحدث في أمرنا هٰذا ما ليس منه فهو رد'' [متفق عليه عن عائشةؓ] ''دین میں کسی بھی قسم کی پیوند کاری کو مردود قرار دیا۔''

یکم محرم ۲۴ھ کو حضرت عمر فاروق ؓ خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے، ۱۲ ذی الحجہ ۳۵ھ کو حضرت عثمان غنی ؓ نے ﴿لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ﴾ [المائدة ۲۸] کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔ حضرت حسین ؓ کو محبت اہل بیت کے جھوٹے اور غدار دعویداروں نے دھوکے سے بلا کر ۱۰ محرم ۶۱ھ کو اہل بیت ؓ سمیت مظلومانہ شہادت کی خلعت پہنائی۔ ان سانحوں کے بعد اصحاب کرام ؓ اور اہل بیت عظام ؓ نے ماتمی سالگرہ منانے کی جسارت نہیں کی، کیونکہ کوئی بھی واقعہ دین اسلام میں نئے احکام کے اجراء کا باعث نہیں بن سکتا اور کوئی بھی سانحہ ﴿فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ﴾ کو منسوخ نہیں کرسکتا۔

{4} **ظلم وستم سے بچنے کی خصوصی تاکید:** کم از کم ان واجب الاحترام مہینوں کے دوران عالم اسلام میں ''**کامل واکمل**'' اور مسلم اقلیتوں کے اندر مسلمان معاشروں اور انفرادی مسلمان گھروں میں ''**اندرونی طور پر**''

امن وامان، برادرانہ ہمدردی، احترام آدمیت اور باہمی رواداری کا دور دورہ ضرور ہونا چاہیے۔

[5] **وحدت ملت اسلامیہ:** دین محمدی کو "الدین القیّم" ماننے کی صورت میں ان تمام عقائد، احکام اور عبادات کو اپنے اپنے مذاہب اور کتب فقہ سے get out کر دینا ضروری ہے، جو محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں دین کا حصہ نہیں تھا۔ اس "تطہیر" کی برکت سے فرقہ بندی جڑ سے اکھڑ جائے گی اور ملت اسلامیہ کو **وحدت واتفاق** کی نعمت کاملہ نصیب ہوگی، جس کی قوت سے امت مسلمہ اپنی عظمت گم گشتہ کو دوبارہ حاصل کر سکے گی۔

[6] **مظلوم مسلمانوں کی دادرسی:** ان مہینوں کی حرمت کا تقاضا یہ ہرگز نہیں کہ غیور مسلمان دنیا بھر کے فرزندانِ توحید کے مسائل سے غافل رہیں۔ بلکہ اسلامی بھائیوں پر ظلم وستم ہونے کی صورت میں اشہر الحرم میں بھی تمام مسلمانوں پر یکجان ہوکر "**جہاد فی سبیل اللہ**" کا پھریرا لہراتے ہوئے دشمنانِ اسلام سے برسرِ پیکار ہونا لازم ہے، تاکہ چہار دانگ عالم میں مظلوم مسلمان بھائیوں کو آزادی اور خوشحالی کی نوید جانفزا سنا سکیں۔

[7] **تقویٰ وپرہیزگاری:** فرزندانِ توحید کو چاہیے کہ اپنے مالک حقیقی کی رضا جوئی کو ہر دم مدنظر رکھیں۔ زندگی کے ہر موڑ اور ہر مرحلے میں اس وحدہٗ لاشریک ذات کی نافرمانی سے اجتناب کریں۔ خصوصاً ان واجب الاحترام مہینوں میں کسی بھی "معصیت" یا "بدعت" کے ذریعے رب العالمین کی ناراضگی مول لینے سے بچنا نہایت لازمی ہے۔

ارض مقدس لہو لہو

قیام اسرائیل کے بعد سے فلسطین کی تاریخ کا لحہ لحہ اور اس مبارک سرزمین کا چپہ چپہ یہودیوں کے ظلم وبربریت سے لہولہان ہے۔ مگر دسمبر کی "حماس اسرائیل جنگ" میں اب تک 1200 فلسطینی جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ جن میں VOA کے مطابق نصف سے زیادہ سول شہری ہیں۔ ان میں معصوم بچے، خواتین اور بوڑھے بھی شامل ہیں۔ اسرائیل نے بین الاقوامی جنگی قوانین کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے فاسفورس بم بھی برسائے۔ طاقت اور انتقام کے گھمنڈ میں آکر غاصب فوج نے ہسپتالوں، یونیورسٹیوں، مدارس، بجلی گھروں اور عام سویلین آبادی کو بھی قتل وغارتگری کا نشانہ بنا کر ثبوت فراہم کر دیا کہ وہ کسی بھی اصول جنگ کے پابند نہیں، کیونکہ انہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

حملہ برپا ہونے سے اب تک نہ صرف تمام عالم اسلام بے چین ومضطرب ہے، بلکہ ظالم ومظلوم کا فرق پہچاننے